بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

ملکی عدم استحکام اور اہل علم و فضل کی ذمہ داریاں

وطن عزیز آج جن دگرگوں حالات کا شکار ہے ان کی سنگینی کسی سے مخفی نہیں ہے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ خطۂ ارضی انسانوں کی بجائے کسی اور ہی مخلوق کا مسکن ہو۔ داخلی اور خارجی معاملات جس راہ پر چل رہے ہیں اس کی منزل تباہی ہے۔ داخلی طور پر اگر غور کیا جائے تو حالات کی نزاکت کا تصور ہی سوہان روح ہے۔ ہر طرف چور بازاری کا عالم ہے، ڈاکہ زنی عام ہے، اجتماعی آبروریزی (جو کہ ہنود و یہود کا کام) کا دور دورہ ہے فرد واحد سے لے کر من حیث القوم ہم سب عدم تحفظ کا شکار ہیں اور اس پہ مستزاد یہ کہ حکمران طبقہ اپنی تمام تر قانونی، اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو پس پشت ڈال کر اپنی سیاست چمکانے، تجوریاں بھرنے اور اپنے اقتدار کو طول دینے کی کوششوں میں مصروف عمل نظر آتا ہے۔ میرٹ کی ہر شعبۂ زندگی میں دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ عدلیہ اور انتظامیہ (جن کے ہاتھوں میں اقوام کی تقدیر ہوا کرتی ہے) اپنے ظلم اور ناانصافی میں کفار کو بھی مات دے رہی ہیں کسی شریف آدمی کی عزت، جان اور مال محفوظ نہیں مساجد اور مدارس (جو اسلام کے قلعے ہیں) ان کی زبوں حالی اور بدحالی دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے کیونکہ حکمران (جو دراصل اغیار کے مہرے ہیں) اپنی تمام تر توانائیاں ان کو ختم کرنے کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ علماء کو قتل کیا جا رہا ہے، فرقہ واریت کو ہوا دی جا رہی ہے گویا کہ حزب الشیطن پاکستان میں اپنی بازی بڑی کامیابی سے کھیل رہا ہے۔

یہ تو پاکستان کے داخلی معاملات کا ایک سرسری جائزہ تھا اگر خارجی طور پر دیکھا جائے تو پاکستان مغربی سازشوں کا گڑھ نظر آتا ہے۔ اور یہ کیسا انصاف ہے کہ امریکہ کے صرف دو اہلکار کراچی میں قتل ہوتے ہیں (معتبر ذرائع کے مطابق امریکہ نے ان کو خود

ہی قتل کروایا ہے) تو پچاس ہزار امریکی فوجی اور تیس ہزار بکتر بندی گاڑیاں کراچی کی شاہراہوں پر گردش کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جبکہ اس کے مقابلے میں کشمیر میں روزانہ ہزاروں نوجوان قتل ہوتے ہیں اور بے شمار عورتوں کی عزت کو تار تار کیا جاتا ہے لیکن اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی تنظیمیں اور امن کا سب سے بڑا (نام نہاد) دعویدار امریکہ اس طرف نظر التفات ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتا یہ صرف کشمیر ہے بوسنیا، چیچنیا، فلپائن، الجزائر، ارٹیریا اور دیگر مسلمان علاقوں کی زبوں حالی، خستہ حالی اور بدحالی کسی سے مخفی نہیں لیکن ان امن کے ٹھیکیداروں کو ان حالات کی کوئی خبر نہیں (خبر ہے لیکن تجاہل عارفانہ بھی کوئی چیز ہوتی ہے)

اس کے علاوہ سیاچین گلیشیر پر قائم امریکی اڈے، چکوال میں قائم امریکی ریڈار سسٹم، یوسف رمزی کی گرفتاری اور دنیا بھر میں مجاہدین کو بنیاد پرست، رجعت پسند، شدت پسند، قدامت پسند اور Fundamandlist کہہ کر بدنام کرنے کا پروپیگنڈہ کس بات کا مظہر ہے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے 1971ء والا ڈرامہ پھر سٹیج کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں ایک بار پھر علاقائی، لسانی اور مذہبی تعصبات کو ہوا دے کر بھائی کو بھائی سے باہمی دست وگریبان کرنے کی سازش ہو رہی ہے تاریخ کو دوبارہ الٹے پیر چلنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

پاکستان اس دنیا کے نقشے پر ابھرنے والی واحد نظریاتی مملکت ہے اور دشمنان اسلام کی نظر میں یہ خطہ اراضی کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے اور ابتداء سے لے کر ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ یہاں اور سب کچھ پروان چڑھے لیکن اسلام مٹ جائے اور ابتداء سے لے کر آج تک علماء کو بدنام کرنے کا سلسلہ دراصل اسی سازش کا ایک باقاعدہ حصہ ہے۔

ان حالات میں حکمران طبقہ سے کسی قسم کی بہتری کی توقع رکھنا فضول اور عبث ہے کیونکہ حکمران دراصل انہیں مغربی آقاؤں کے ایجنٹ ہیں اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی،

علماء کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ، مذہبی تنظیموں پر پابندی، دراصل یہ سارے کے سارے سلسلے ہمارے حکمران مغربی آقاؤں کے اشارے پر چلا رہے ہیں۔

ان نامساعد حالات میں اہل پاکستان اور بالخصوص علمائے کرام کی ذمہ داریوں میں حد درجہ اضافہ ہوجاتا ہے۔ علمائے کرام آج بھی اگر تعصب، تنگ نظری اور فرقہ واریت کی راہ کو ترک نہیں کرتے تو آنے والا وقت اپنی رو میں سب کو بہا کرلے جائے گا جب پاکستان ہی نہ رہا تو کیسی اسلام کی کوششیں اور کیسی فقیہانہ بحثیں، یہ سب کام بعد میں بھی ہوسکتے ہیں اس وقت سب سے زیادہ ضرورت وطن عزیز کو بچانے کی ہے۔ یاد رکھئے پاکستان کے عوام عملی طور پر اسلام سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں، ان کے دلوں سے اسلام کی محبت کسی دور میں نہ ختم ہوئی ہے نہ ہوگی۔ عملی طور پر ان کی غیرت اسلامی کو ہوا دینے کی دیر ہے، دبی ہوئی چنگاری پھر سے بھڑک سکتی ہے بقول اقبال!

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اس لئے علمائے کرام اور مصلحین کرام کو چاہیے کہ موجودہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر مغربی تہذیب کے مکروہ چہرے کو عوام کے سامنے لائیں، جمہوریت جیسے گندے نظام حکومت سے اظہار نفرت کرواتے ہوئے حکمرانوں کی مکرو فریب سے بھرپور سازشوں کو عوام کے سامنے لائیں اور ان حالات میں واحد حل یعنی اسلام کی عظمت کا اعتراف ان کے دلوں میں پیدا کریں اور عوام کو یہ باور کروائیں کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اگر کوئی نظام ہماری کامیابی کا ضامن ہے تو وہ اسلام ہے اور اسلام کے نفاذ کے لئے بار آور کوششوں کا یہ سنہری موقع ہے کہ عوام میں اخوت، بھائی چارہ، روا داری، میانہ روی، احترام انسانیت، خلوص، مساوات، احساس مسلم، حقوق العباد اور حقوق اللہ کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اس سے نہ صرف یہ کہ لسانی، مذہبی اور علاقائی بنیادوں پر لڑنے والے اہل پاکستان اتفاق و اتحاد کی لڑی میں پرو دیئے جائیں گے بلکہ

اسلام کو ترقی اور عروج نصیب ہو گا، پاکستان میں نفاذ اسلام کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا اس کے ساتھ ساتھ دعوت دین اور دعوت الی اللہ جیسا عظیم فریضہ بھی ادا ہو گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص نیت سے غلبہ دین کے لئے کوششیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقر خانقاہی ہے فقط اندوہ و دل گیری
تیرے دین و ادب سے آ رہی ہے بوئے رہبانی
یہی ہے ڈوبنے والی قوموں کا عالم پیری